محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد خیر خواہی انسانی زندگی کے ہر شعبہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸؍جون ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی قدرتوں کا جلوہ ہمیں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ یہ گرمی کا موسم ہے اور پچھلے چند دنوں سے بڑی شدید گرمی ہوگئی ہے اس کے بہت سے فوائد ہیں یہ مضر کیڑوں کو تلف کرتی ہے۔ بہت ساری فصلوں کے لئے مفید ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس تفصیل میں اس وقت جانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس وقت جو مختصر سی بات مَیں اس سلسلہ میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کو اس کے ماحول کے ساتھ اس طرح باندھا ہے کہ جس وقت گرمی اور سردی آتی جاتی ہیں تو انسانی جسم کے اندر کے بیسیوں شاید سینکڑوں ایسے نظام ہیں جو اس کے نتیجہ میں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتے ہیں اور اس طرح پر سردی سے گرمی ہو جانے کے نتیجہ میں بہت سی تکلیفوں سے وہ محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کے اندر ایسا انتظام کیا ہے کہ اس کے اندر جو بہت سے نظام ہیں سینکڑوں ہزاروں ہوں گے وہ سارے Adjust کرتے ہیں۔ جوں جوں درجۂ حرارت بڑھتا چلا جاتا ہے انسانی جسم کے نظام اُس درجۂ حرارت کے مطابق کام کرنے کے لائق بننے کے لئے اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتے ہیں اور جب گرمی سے سردی آتی ہے تو جوں جوں سردی بڑھتی چلی جاتی ہے انسانی اجسام کے اندر جو نظام اور شعبے ہیں کام کرنے والے ان شعبوں میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور وہ

سردی کی شدت میں کام کرنے کے لائق ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اسی حالت میں رہیں برفانی موسم میں جس حالت میں کہ اس وقت ہمارا جسم ہے تو سارے ہی بیمار ہو جائیں اور برداشت نہ کر سکیں۔ لیکن بتدریج سردی سے گرمی، گرمی سے سردی ہوتی ہے اور بتدریج انسانی جسموں کے اندر سینکڑوں تبدیلیاں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا حکم اور اس کے منشاء کے مطابق۔ لیکن انسان بعض دفعہ غلطی کرتا ہے اور اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے اپنی ہر غفلت اور غلطی کے نتیجہ میں دو چار دفعہ مجھے لو لگ گئی جس کو انگریزی میں ہیٹ سٹروک (Heat Stroke) کہتے ہیں اور جسے اس طرح دو ایک دفعہ لو لگ جائے اسے گرمی تکلیف دیتی ہے بیماری بن جاتی ہے اس کے لئے۔

اس وقت میری یہی کیفیت ہے لیکن یہ تو میرا اپنا گناہ تھا کہ مَیں نے خیال نہیں کیا اور اِذَا مَرِضۡتُ۔ میں خود اپنی غفلت کے نتیجہ میں بیمار ہو گیا اور اس کا نتیجہ میں بھگتتا ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یہ انتظام کر رکھا ہے انسان کے جسموں کے اندر کہ (جس طرح تھرما میٹر کا پارہ گرمی کے ساتھ اونچا ہوتا اور سردی کے ساتھ نیچا ہوتا ہے) اسی طرح انسانی اجسام کے نظام جو ہیں وہ Adjust کرتے ہیں، مطابق ہوتے چلے جاتے ہیں گرمی اور سردی کے تاکہ جسم تکلیف نہ اٹھائیں اور ان کے کام کرنے کی قوت جو ہے اس کے اندر کوئی کمزوری نہ پیدا ہو جائے۔ بڑی عظمت ہے ہمارے خدا میں اور اس کی قدرتوں کے جلوے اپنی شان اور وسعتوں کے ساتھ ہمارے سامنے Unfold ہوتے ہیں۔ ایک کے بعد دوسرا آتا چلا جاتا ہے اور سائنسدان (جو عقلمند ہیں ان میں سے) وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم نے خدا کی مخلوق کا جو علم حاصل کیا وہ ایسا ہی ہے جیسا کوئی ناخن کے ساتھ دیوار کے ذرا ذرا سے ذرّے اتارے۔ اور سارا قلعہ جو ہے وہ اسی طرح چھپا کھڑا ہے ہمارا علم جو ہے اس نے تو خدا کی کائنات اور اس کی شان اور اس کی قدرتیں جو کائنات کے اندر ہیں ان کا احاطہ نہیں کیا۔ ہمارے علم میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور کبھی بھی انسانی علم خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں غیر محدود اور انسان کا علم محدود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی استعدادِ خیر خواہی (یعنی جو آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ صلاحیت

دی کہ بنی نوع انسان کی خیر خواہی کریں اس) میں بھی بڑی وسعت ہے اور انسان کے ہر شعبۂ زندگی کا احاطہ کیا ہوا ہے خیر خواہی نے اور اس کی ہدایت کے سامان پیدا کئے اور دنیا کے ہر خطہ کا احاطہ کیا اور ہر خطہ کی ضرورتوں کے مطابق انسان کو تعلیم دے دی اور آپ اسوہ بن گئے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بتایا ہمارے افریقہ کے ایک بزرگ ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ لباس کے متعلق یہ ہے کہ جو میسر آئے وہ پہن لو۔ تو یہ اسوہ قائم کر دیا۔ پگڑی بھی پہنی رومال بھی سر پر باندھا، ٹوپی بھی ہر قسم کی پہنی۔ جس قسم کے سر کے بال میسر تھے عرب کو سارے آپ نے استعمال کر لئے اور کسی کو بھی دھتکارا نہیں۔ اسی طرح قمیص کا انہوں نے ذکر کیا اور شلوار اور دھوتی وغیرہ ہر قسم کے حالات میں سے آپ گزرے اور ہر قسم کا لباس استعمال کیا۔ جوتی کے متعلق بھی یہی عمل رہا اور نتیجہ نکالا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ ہے کہ جو میسر آئے وہ پہنو۔

میسر میں دو چیزیں ہیں ایک ہے کپڑا۔ ایک ہے ضرورت کے مطابق کپڑا۔ یہ دونوں میسر آنے کے لحاظ سے ہے۔ مثلاً جہاں سردی ہے وہاں اسوہ یہ ہے کہ سردی کے مطابق کپڑا پہنو اور جہاں گرمی ہے وہاں گرمی کے مطابق کپڑا پہنو۔ اسی واسطے اسی کو دیکھ کے ایک بزرگ کے متعلق آتا ہے کہ وہ بڑا قیمتی کپڑا بھی پہنتے تھے لیکن پیار کوئی نہیں کرتے تھے کپڑے سے۔ پیار کپڑا دینے والے سے ہی کرتے تھے۔

بتا مَیں یہ رہا ہوں کہ جو خیر خواہی کا جذبہ بنی نوع انسان کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں موجزن تھا اس کے وسعت کا احاطہ کرنا بھی میرے اور آپ کے لئے ممکن نہیں قیامت تک وہ پھیلا ہوا ہے اور ہر چیز کے متعلق زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق انسان کی ہر ضرورت کے متعلق۔ ہر انسان کی عمر کے مطابق آپ نے خیر خواہی کی، بچے کو اپنی خیر خواہی سے باہر نہیں چھوڑا۔ بزرگ کو اپنی خیر خواہی سے باہر نہیں چھوڑا۔ مرد کو اپنی خیر خواہی سے باہر نہیں چھوڑا، عورت کو اپنی خیر خواہی سے باہر نہیں چھوڑا۔ جانوروں کو اپنی خیر خواہی سے باہر نہیں چھوڑا۔ پہلے بھی مَیں نے بتایا تھا کہ ہر چیز کے حقوق اسلام نے قائم کئے اور ان کی حفاظت کا سامان پیدا کیا۔ اس کے مطابق تعلیم دی اور ہمیں حکم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ

کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ یہ ہمارے لئے حکم ہے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم اور فساد کو دور کرنے کی کوشش کرو پیدا کر کے نہیں بلکہ ظلم اور فساد سے بچتے ہوئے ظلم اور فساد کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم ہاتھ سے کسی کو ظلم سے روکنے کے نتیجہ میں ایک اور ظلم پیدا کرنے کا موجب بن جانے کا خطرہ محسوس کرو تو ہاتھ سے ظلم نہ روکو بلکہ دعا کرو اس وقت اگر مادی سامان تمہارے پاس نہ ہوں یا تم سمجھو کہ اسکے استعمال سے نتائج اچھے نہیں نکلیں گے مادی سامان چھوڑ دو، روحانی سامان سے کام لو۔ روحانی تدابیر کرو۔ اپنے خدا کے حضور جھکو اپنے خدا کے حضور التجا کرو تضرع سے دعا کرو کہ اسے خدا بنی نوع انسان کی بھلائی اس قسم کی بھی ہے ہزار قسم کی بھی ہے دعا کرو کہ ہر قسم کی بھلائی کے سامان پیدا کر۔ بنی نوع انسان کی بھلائی انہیں ملے اور جو فساد اور جو ظلم آپ کو نظر آ رہے ہوں ان کا نام لے کے خدا سے کہو۔

آج کی دنیا میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ انسان انسان سے پیار نہیں کرتا۔ انسان انسان سے برسرِ پیکار ہے۔ گورا کالے سے لڑ رہا ہے، کالا گورے سے لڑ رہا ہے۔ رنگ کا امتیاز فساد اور ظلم کا موجب اور حق تلفی کا باعث بن رہا ہے۔ سفید فام، سیاہ فام سے لڑ رہا ہے جو گندمی رنگ والے ہیں وہ گندمی رنگ والوں سے لڑ رہے ہیں جو افریقہ کے رہنے والے ہیں وہ آپس میں لڑ رہے ہیں۔ عیسائی ہیں وہ عیسائیوں سے لڑ رہے ہیں اور دوسرے مذاہب والے آپس میں ہم مذہبوں سے لڑ رہے ہیں۔

اس وقت انسان انسان پر ظلم کر رہا ہے انسان انسان کے لئے تکلیف کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ اسے دُکھ پہنچانے کے سامان پیدا کر رہا ہے اور ہم ہاتھ سے اسے روکنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔ جماعت احمدیہ کو مَیں مخاطب کر رہا ہوں اور ہم سے مراد ہے جماعت احمدیہ۔ ہم ہاتھ سے ظلم روکنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ جہاں ہم ہاتھ سے ظلم روکنے کی طاقت رکھتے ہیں وہاں اس وجہ سے ہم ہاتھ سے ظلم روکنے سے پرہیز کرتے ہیں کہ اسے پھر اور فساد بڑھنے کا اندیشہ ہے لیکن اگر ہم اس قسم کی دکھوں کی ایک لمبی فہرست سامنے رکھیں اور دنیا کے ہر خطہ میں انسان دکھی انسان ہمیں نظر آئے تو ہم جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خود کو منسوب کرتے ہیں ہم جن کے آقا کے متعلق قرآن کریم میں یہ بیان ہوا کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ

اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء:۴)۔ کہ ایمان کے تقاضے پورا کر کے جن جنتوں کو انسان حاصل کرسکتا ہے وہ حاصل نہیں کر رہے۔ وہ سکھ کی جنتیں، وہ آرام کی جنتیں، وہ امن کی جنتیں، وہ ادائیگی حقوق کی جنتیں وہ ان کو حاصل نہیں کر رہے اور تو دُکھ اٹھا رہا ہے۔ لوگوں کی خاطر اپنی جان دینے کے لئے تیار ہے۔

اس اسوہ پر عمل کرتے ہوئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو یہ سمجھ عطا کرے کہ وہ انسان سے پیار کرنے لگ جائے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ یہ عقل عطا کرے کہ وہ انسان کے حقوق ادا کرنے لگ جائے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ یہ اخلاق عطا کرے کہ وہ دوسرے انسانوں کے حقوق کو غصب کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ ادائیگی حقوق کی طرف متوجہ ہو۔

پس اس وقت مَیں مختصراً مگر نہایت اہم بات کی طرف جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ وہ دعاؤں کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ اس قدر دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ ان دعاؤں کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کے سکھ کے سامان پیدا کرے اور آپ کے لئے پیار کی جنتوں کے سامان پیدا کرے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۱؍جون ۱۹۷۹ء صفحہ ۲ تا ۴)